سالانہ قیمت ہے (تین روپیہ آٹھ آنہ)



رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر
رمینو منزل۔ وارث روڈ) لاہور
پادری غلام مسیح صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر
پادری ڈبلیو۔ جے۔ کلارک صاحب۔
ایم۔ اے (ایمپرس روڈ۔ لاہور) مینجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر
بنام مینجر صاحب ہونا چاہیئے۔
اور مضامین و اشتہارات
وغیرہ برائے اندراج بنام ایڈیٹر
اِرسال فرما کر ممنون فرمائیں +

حقیقی نُور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

| جلد ۵۰ | ہفتہ بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہی - ۱۷- نومبر ۱۹۲۲ء | نمبر ۴۶ |

غزل

درصنعتِ مہمل یا غیر منقوط

از قلم حشمت شملوی

وہم و ادراک گر رسا گردد — حلِ ہر علم و مُدعا گردد
گردد او را وصالِ او حاصل — طالعِ سعد ہر کرا گردد
حاصلِ عمرِ او ہموم و ملال — ہر کہ در گردِ ماسوا گردد
وَرع را ہر کہ داد رہ در دِل — کَے دگر گردِ او ہوا گردد
رام گردد اگر دلِ طامع — ہم حصُولِ مرامِ ما گردد
گر رَوَد دُود آہِ ما۔ مہ و مہر — کدر آلودہ در سما گردد
گو کلامم و گو کلامِ دگر — ہمسرِ مہر گوشہا گردد
درد دارم کردم۔ رہ معدُود — کم دہی رسم اسمِ ما گردد

۱۰۴۸   ۳۰۰   ۴۷۸

۱۰۴۸ - ۳۰۰ = ۴۷۸ - اعدادِ حشمت

ڈورن میں سابق قیصر جرمنی کی شادی ہوگئی۔ سول شادی کے بعد مذہبی شادی کی رسم ادا ہوئی اور چاندی کی میز پر مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔

غزل

از قلم طالب حیدر آبادی

اے یسوع ابنِ خدا وقت مسیحائی ہے — نفسِ امارہ پہ شیطاں نے فتح پائی ہے
تیرے عاصی نے جو توبہ کو جھکائی گردن — آنکھ اشکوں کی لڑی بہرِ نذر لائی ہے
آپ دُکھ سہہ کے کیا بندوں کو اپنے چنگا — تیرے قرباں یہ عجب طرزِ مسیحائی ہے
تُجھ سے پاتا ہے تسلی دلِ آرام طلب — بوجھ سے تو نے رہائی اِسے دلوائی ہے
سربلندی حقیقی اُنہیں ہوگی حاصل — کام جن کا تیری چوکھٹ پہ جبہ سائی ہے
نُور سے اپنے تو ظاہر ہے مثالِ خورشید — جو نہ دیکھے تجھے وہ بھی کوئی بینائی ہے
گر نہ دیکھے ترے انوار کوئی شپرہ چشم — تیرے انوار میں اِس سے نہ کمی آئی ہے

اس کو ایمان و محبت میں تو کامل کر دے
طالبِ خستہ تیرے نام پہ شیدائی ہے

محبّت

از قلم برق۔ گوجرہ ضلع لائلپور

محبت سے دُنیا خدا نے بنائی — محبت میں بنیاد اِس کی اُٹھائی
محبت کا انکار لائے جدائی — جُدائی میں جاتی رہے آشنائی

خدا روح کی ہے محبت میں بھائی
تنازع میں ہو بیر کی انتہائی
محبت ہے بلبل کی گل سے ہمیشہ
گلستاں میں ہر دم ہو سٹ ٹہائی
مسیحا محبت کی تعلیم دیوے۔
مگر ہم نے کیوں اس سے گردن پھرائی
عداوت میں آئے برق ہو بد نصیبی
سعادت محبت کی ہو بس کمائی

آواز کلیسیا

ڈیر ایڈیٹر نور افشان ۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آج عنوان مندرجہ بالا پر صدائے اپیل بلند کروں آپ ایک ایسے اخبار کے ایڈیٹر ہیں جو فارن مشن کی طرف سے غیر مسیحیوں میں بشارتی کام انجام دیتا ہے۔ فارن مشن کا خاص مقصد یہ تھا اور اب بھی ہے کہ وہ ہندوستان میں لوگوں کو مسیحی بنا کر انہیں ایک کلیسیا میں مجتمع کر دے الحمد اللہ کہ نیک نیت کا نیک پھل بھی ہوا کہ بفضلہ تعالےٰ اب ہندوستان میں کلیسیا ترقی کرتی جاتی ہے اور خداوند کا کام قابلِ اطمینان ہو رہا ہے اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ فارن مشن بزبان حال یہ مژدہ بھی سُنا تی ہو کہ

میں گھٹوں اور وہ بڑھے

یعنی فارن مشن ہر ایک صیغہ میں پیچھے ہٹتی جائے اور خداوند کی کلیسیا میدان بشارت میں سب کے آگے نظر آئے۔ اگرچہ این۔ ایم۔ ایس کو چھوڑ کر ابھی تک کسی کلیسیا نے نہ تو کلیسیائی اسکول کھولے اور نہ کلیسیائی شفاخانہ قائم کئے اور یہ بات نہ صرف قابلِ افسوس ہی ہے بلکہ قابلِ غور بھی۔ اور آگے چلائے جانے کے بھی قابل ہے۔ میرے خیال میں اب ایسے متمول مسیحی کثرت سے پیدا ہو گئے ہیں کہ ان کاموں میں اپنے جیب کے داموں کو لگا سکتے ہیں۔ خیر یہ باتیں بھی اگر مسیحیوں کی ہمت اور خداوند مسیح کی مددہوئی تو اپنے وقت پر ضرور ہو کر رہینگی انشاء اللہ تعالےٰ۔ مگر اس وقت جو خیال مدنظر ہے وہ یہ ہے کہ اب تک میری رائے میں کلیسیا گونگی ہو۔ جیسے کوئی گویا ہو تو بتاتا ہو مگر گاتا نہ ہو۔ پچاسواں سال ختم ہونے کو ہے کہ نور افشاں اپنا فرض بشارتی کام غیر مسیحیوں میں باحسن طریق انجام دے رہا ہے مگر وہ اخبار اس فرض کا بار نہیں اُٹھا سکتا کہ کلیسیائی خدمت بھی انجام دے۔ یہ اس کے لئے نہ صرف زائد الفرض ہی ہے بلکہ وہ اس کے اصول سے بھی مطابقت نہیں رکھتا اور بعض مضامین کلیسیائی ایسے ہیں جو نور افشاں کے کالموں میں شائع ہونا نامناسب ہیں۔ اس لئے قبل اس کے کہ نیا سال شروع ہو کیا مسیحی اہل الرائے اپنی کمر باندھ سکتے ہیں کہ ایک اخبار کم سے کم ہفتہ وار اسی نام سے شائع کرنا شروع کردیں۔ میرا روئے سخن اس وقت صرف اپنی عزیز پریسبٹیرین کلیسیا کی طرف ہے یہ پریسبٹیرین کلیسیا وہ ہو جو پنجاب اور ہندوستان میں پائی جاتی ہے جس کو ہم لاہور اور الہ آباد مشن کے دایرہ بشارت میں محدود سمجھتے ہیں۔ واجب الاحترام پادری احمد شاہ صاحب شائق سال نو سے ایک اخبار بنام خادم کلیسیا چرچ آف انگلینڈ کے واسطے شائع فرمائینگے۔ کیا ہم بھی تیار ہیں کہ اس نیک کام کو اپنی پریسبٹیرین کلیسیا کی حدود میں شروع کریں۔ غالباً اگر ہم اپنی کل پریسبٹریوں سے مشورہ کر کے ایک اخبار نکالیں تو امید ہے ہم کامیاب ہونگے۔ میری رائے میں سب سے پہلے ایک کمیٹی اس بات پر سوچنے کے لئے مقرر کی جاوے اور اس کمیٹی کے ممبر دونوں حدود کی کلیسیا کے نشر کا میں سے چنے جائیں۔ خاص بات سوچنے کے لئے یہ ہے کہ آواز کلیسیا لمیٹڈ کمپنی کتنے سرمایہ سے قائم ہو اور حصص کی تعداد کیا ہوگی۔

کیدا ماتھ منت سکینہ گھنرا جپوری از کانپور۔

شخصی پیالے

شیرۂ انگور سے یاد آگیا خون مسیح۔
توڑی جب روٹی مسیحا کا بدن یاد آگیا

آجکل پریسبٹیرین کلیسیائے کانپور میں یہ قضیہ ڈاکٹری کے منطق طور پر سیشن میں پیش ہوا ہے جس چشمہ سے وہ فرخ آباد پریسبٹیرین کلیسیا میں آیا یہی چلی تھی اسی سرچشمہ سے یہاں بھی یہ طوفان برپا ہوا ہے۔ ہمارے اپنے عہد میں شخصی پیالوں کا کوئی ذکر تک نہ تھا۔ نہ یکجائی پیالہ سے پینے میں کسی کو مرض لگا۔ مگر اب یارانِ طریقت کو یہ نیا طریقہ سوجھا ہے کہ ایک ہی پیالہ سے پینے میں مختلف قسم کی بیماریاں ایک دوسرے کے جھوٹے پینے سے لگ جانے کا خطرہ ہے۔ ایک سچا واقعہ ہم کو یاد آتا ہے۔ اس کا بیان کرنے سے غالباً ناظرین مضمون کو ادھر یا اُدھر رائے دینے میں آسانی ہوگی۔ لہذا ہم لکھتے ہیں۔ ایک صاحب ولایت گئے۔ ۲۵ ہزار روپے سے زیادہ خرچ ہوا۔ وہاں سے بیرسٹری پاس کر کے آئے۔ بڑی دھوم دھام سے خیر مقدم کیا گیا۔ میں بھی اُس جلوس میں شریک تھا۔ اُن کی اہل برادری کو بڑا فخر تھا کہ ہماری ذات والا بھی بیرسٹر ہو کر آیا ہے تھوڑے دن کے بعد کیا ہوا کہ مشق کرنے کے لئے ہائی کورٹ کے آفس میں جانے لگے۔ تاکہ وہاں پُرانے تجربہ کار بیرسٹروں کی پیروی کرنے اور بحث ومباحثہ میں بھی دستگاہ کامل حاصل کریں۔ ابھی چند ماہ کا بھی عرصہ نہ گذرا تھا۔ ایک دن کسی حکمت کی کتاب مطالعہ کرتے ہوئے ایک مقام پر لکھا پایا کہ فلاں مقام پر جو نہایت نازک ہے ایک ایسی رگ ہے کہ جس سے پانی اتر آنے کا گمان کیا جاتا ہے۔ اگر اُس کا نشتر لگا کر پہلے ہی علاج کر دیا جائے تو باقی زندگی کا کوئی خطرہ نہ رہیگا۔ (بقایا مضمون دیکھو صفحہ ۱۱)



نُورافشان

مطبوعہ ۱۷۔ نومبر ۱۹۲۲ء

یسوع مسیح اپنے آپکو نہیں بچا سکتا

یسُوع مسیح کے خدانے اُسے بچنے کے لئے نہیں بھیجا تھا

تم اُس کی بابت پُرانے عہد کے نوشتوں کو پڑھ دیکھو وہ نوشتے یسُوع مسیح کے دنیا میں پیدا ہونے سے پیشتر کے لکھے ہیں اور سینکڑوں برس پیشتر کے لکھے ہیں۔ ان میں یسُوع مسیح کے انجام کی بابت کچھ لکھا ہے۔ بطور مثال چند آیات ذیل میں لکھتے ہیں۔

یسعیاہ نبی اس کی بابت کہتا ہے۔ ہمارے پیغام پر کون اعتقاد لایا اور خداوند کا ہاتھ کس پر ظاہر ہُوا۔ وہ اُس کے آگے کونپل کی طرح پھوٹ نکلا ہے اور اس جڑ کی مانند جو خشک زمین سے پُھوٹتی ہو۔ اُس کے ڈیل ڈول کی کچھ خوبی نہ تھی اور نہ کچھ رونق کہ ہم اس پر نگاہ کریں اور کوئی نمائش بھی نہیں کہ اُس کے مشتاق ہوں۔ وہ آدمیوں میں بے نہایت ذلیل اور حقیر تھا۔ وہ مرد غمناک اور رنج کا آشنا ہُوا۔ لوگ اُس سے گویا روپوش تھے۔ اس کی تحقیر کی گئی اور ہم نے اُس کی کچھ قدر نہ جانی۔

یقیناً اُس نے ہماری مشقتیں اُٹھالیں اور ہمارے غموں کا بوجھ اپنے اوپر چڑھایا۔ پر ہم نے اس کا یہ حال سمجھا کہ وہ خدا کا مارا کوٹا اور ستایا ہُوا ہے۔ پر وہ ہمارے گناہوں کے سبب گھائل کیا گیا اور ہماری بدکاریوں کے باعث کچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لئے اُس پر سیاست ہوئی۔ تاکہ اُس کے مار کھانے سے ہم چنگے ہوں۔ ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا۔ پر خداوند نے ہم سبھوں کی بدکاری اُس پر لادی وہ تو نہایت ستایا گیا اور غمزدہ ہوا تو بھی اُس نے اپنا منہ نہ کھولا۔ وہ جیسے برہ جسے ذبح کرنے لیجاتے اور جیسے بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے آگے بے زبان ہے اُسی طرح اُس نے اپنا منہ نہ کھولا۔ ایذا دے کے اور اُس پر حکم کرکے وہ اُسے لیگئے پر کون اُس کے زمانے کا بیان کریگا۔ کہ وہ زندوں کی زمین سے کاٹ ڈالا گیا۔ میری گروہ کے گناہوں کے سبب اُس پر مار پڑی۔ اُس کی قبر بھی شریروں کے درمیان ٹھہرائی گئی الخ ۵۳: ۱-۱۹ اس کے ساتھ زبور ۲۲ کو ضرور پڑھا جائے۔ دانیل نبی کی کتاب کے ۹: ۲۵-۲۶ آیات کا ضرور ملاحظہ ہو۔ یہ مقامات اس بات پر صاف دلالت کرتے ہیں کہ یسوع مسیح جس خدا کو مانتا تھا وہ خدا بھی اُسے بچانا نہ چاہتا تھا۔ اُس کے خلاف اُس کی یہ مرضی تھی کہ وہ آپ کو نہ بچائے۔ وہ اپنی جان بنی آدم کو بچانے کے لئے دیدیوے۔ بس خدا نے اُسے بچنے کے لئے بھیجا ہی نہ تھا۔ لہذا وہ آپ کو بچا نہ سکتا تھا

(۶) یسُوع مسیح کا مذہب بھی اُسے بچا نہ سکتا تھا

جس مذہب میں یسوع مسیح پیدا ہوا تھا وہ بگڑ کر اس صورت و شکل کا ہو گیا تھا جس کا ذکر متی ۱۵: ۱-۲۰ و ۲۳ و مرقس ۱۲: ۳۸-۴۰ و لوقا ۲۰: ۴۵-۴۷ میں پایا جاتا ہے۔ وہ مذہب جو خدا پرستوں اور نیک لوگوں کی پشت پناہ تھا ڈاکوؤں اور خود پرستوں کی اندبن گیا تھا۔ اُس کے امام و مولوی و فقیہ خدا پرستوں اور غریبوں کو لوٹنے اور مارنے پر کمر بستہ تھے۔ حکام وقت کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے وہ سب کچھ کرتے تھے۔ اپنی قوم اور اپنے لوگوں کو بچانے کے لئے کچھ قابلیت اُن میں نہ رہی تھی۔ مذہب کے ایسے عاملوں سے وہی کچھ ہو سکتا تھا جو اُنہوں نے کیا۔ اُنہوں نے یسوع مسیح کو صلیب پر لٹکوا دیا۔ وہ اُس کے سوا کچھ نہ کر سکتے تھے۔ بس ہم کہتے ہیں کہ جو یہودی مذہب یہودی قوم کے اس وقت اعتقاد و عمل میں تھا وہ یسُوع مسیح کو بچا نہ سکتا تھا۔

اس کے سوا جس مذہب کو لیکر خود یسوع مسیح دنیا کے روبرو آیا وہ مذہب بھی ایسا تھا جو اُسے بچا نہ سکتا تھا۔ سب کو اسبابت سے آگاہی ہو سکتی ہے۔ کہ یسوع مسیح کے مذہب میں خدا اور انسان سے کمال محبت اور ہر قسم کی بدکاری اور گناہ سے نفرت تامہ اور عدم تعاون پایا جاتا تھا۔ بس اس کی مسیحیت کے دو بڑے عنصر تھے۔ ان میں سے ایک عنصر یہ تھا کہ نیکی اور بھلائی اور خدا سے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت کرنا۔ اس کے سوا اُس کی مسیحیت کا دوسرا عنصر یہ تھا کہ ہر قسم کی بدکاری اور بدعملی اور گناہ سے آخری دم تک عدم تعاون رکھنا یہ ہر دو عنصر اُس سے خود انکاری اور جان نثاری کا مطالبہ کرتے تھے۔ چونکہ اُس کا مذہب ہی عشق خدا میں مرمٹنا تھا اور غیر خدا سے نفرت کمال رکھنا تھا لہذا اُس نے اپنا مذہب ہی خدا کی معلومہ مرضی کی محبت سے تکمیل ٹھہرایا۔ پس جبکہ اُس کا اپنا مذہب ہی محبت سے خدا کی معلومہ مرضی کی تعمیل و تکمیل تھا اور خدا کی مرضی اس کی بابت وہ تھی جو پیشتر مذکور ہو چکی ہے تو وہ کیسے آپ کو بچا سکتا تھا؟ وہ تو مصلوب ہونے سے پیشتر ہی مرا ہوا تھا۔ اس کی تصلیب پر اس سے بچنے کے مطالبے عبث تھے۔ پس وہ سچ مچ آپ کو بچا نہ سکتا تھا ✣

جب ہم یہ کہتے ہیں کہ یسوع مسیح آپ کو بچا نہ سکتا تھا تو اُس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اس میں آپ کو بچانے کی کسی قسم کی قوت نہ تھی؟ وہ شخص جو اوروں کو بچا سکتا ہے آپ کو ضرور بچانے کی قوت رکھتا ہے۔ یسوع مسیح کا آپ کو نہ بچانا اس کے ہر قسم کی قوت کی نفی پر دلالت نہیں کرتا بلکہ اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ اپنے ہی قیود سے مقید ہو کر آپ کو بچا نہ سکتا تھا۔

(۷) یسوع مسیح نے آپ کو بچانے کی تعلیم نہ دی تھی

چاروں انجیلوں میں اُسکی تعلیم کا لب لباب موجود ہے۔ اس کی تعلیم میں یہ بات نہایت ابھری ہوئی ہے کہ میں قتل کیا جاؤنگا۔ مثلاً متی رسول لکھتا ہے کہ اور جب وہ گلیل میں رہتے تھے۔ تو یسوع نے اُن سے کہا کہ ابن آدم آدمیوں کے ہاتھ میں حوالے کیا جائیگا۔ اور وہ اُسے قتل کرینگے اور وہ تیسرے دن زندہ ہوجائیگا۔ اس پر وہ بہت غمگین ہوئے ۱۷: ۲۲-۲۳۔

پھر متی رسول لکھتا ہے کہ۔ اور یسوع یروشلیم جاتے ہیں بارہ شاگردوں کو الگ لے گیا اور راہ میں اُن سے کہا دیکھو ہم یروشلیم کو جاتے ہیں اور ابن آدم سردار کاہنوں اور فقیہوں کے حوالے کیا جائیگا اور وہ اُس کے قتل کا حکم دینگے اور اُسے غیر قوموں کے حوالے کرینگے۔ تاکہ وہ اسے ٹھٹھوں میں اُڑائیں اور کوڑے ماریں۔ اور صلیب پر چڑھائیں اور وہ تیسرے دن زندہ کیا جائیگا۔ ۲۰: ۱۷-۱۹۔ پھر متی رسول لکھتا ہے:۔

اور جب یسوع یہ باتیں ختم کرچکا تو ایسا ہوا کہ اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا تم جانتے ہو کہ دو دن کے بعد عید فسح ہوگی اور ابن آدم مصلوب ہونے کو پکڑوایا جائیگا اس وقت سردار کاہن اور قوم کے بزرگ کائفا نام سردار کاہن کے دیوان خانے میں جمع ہوگئے اور صلاح کی کہ یسوع کو فریب سے پکڑ کر قتل کریں مگر کہتے تھے کہ عید کو نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ لوگوں میں بلوا ہوجائے ۲۶: ۱-۵

یسوع مسیح کے سوانح نگاروں کی تحریروں میں یسوع مسیح کی موت کی خبر۔ خصوصاً غیر معمولی موت کی خبر۔ یعنے صلیب پر مارے جانے کی خبر ایک کورس ہے۔ وہ خود اسے بار بار قلمبند کرتے ہیں۔ یہ صرف ایک سوانح نگار کا معمول نہیں بلکہ ہر ایک انجیل نویس اس بیان کو دہراتا ہے۔ مثلاً مرقس ۸: ۲۷-۳۸ - ۹: ۳۰-۳۲ و ۱۰: ۳۲-۳۴ و ۱۴: ۱-۲ و لوقا ۹: ۲۲ و ۱۳: ۳۱-۳۵ و ۱۸: ۳۱-۳۴ و ۲۲: ۱-۲ یوحنا ۷: ۲۵ و ۱۰: ۱۱ و ۱۵ و ۱۸- ۱۲: ۷-۸ - ۲۳-۲۵ و ۱۳: ۲۱-۲۸ و ۱۷: ۱۹ یہ صرف چند مقامات ہیں۔ جہاں جہاں انجیل نویسوں نے یسوع مسیح کی زبانی اُس کے مصلوب ہونے کی خبر کسی نہ کسی پیرائے میں دہرائی ہے۔ ان تمام اخبار کو پڑھکر ایک دیوانہ بھی یہ بات آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ یسوع مسیح کی تعلیم میں اس کا گرفتار ہو کر مصلوب ہونا، ایک بڑا مضمون تھا جس کی بابت وہ مصلوب ہونے سے ایک عرصہ پیشتر خبردار تھا۔ وہ خود اپنی زندگی میں اپنی صلیبی موت کی منادی کرتا آیا تھا۔ اب جبکہ وہ صلیب پر لٹکا دیا گیا تو آپ کو بچا کر خود کو کیسے جھوٹا ٹھہراتے؟ پس وہ اپنی تعلیم کے موافق آپ کو بچا نہ سکتا تھا۔

(۸) یسوع مسیح نے اوروں سے بھی نہ بچنے کا ہی مطالبہ کیا تھا

جو کچھ ہم ابھی کہہ چکے ہیں اس سے یہ حقیقت روشن ہے کہ اپنے آپ کو نہ بچانے کی اُس نے خود تعلیم دی تھی۔ اس بات کو اُس کے شاگرد خوب جانتے تھے۔

اس کے ساتھ ہی اُس نے اپنے شاگردوں سے بھی اپنے آپ کو نہ بچانے کا ہی مطالبہ کیا تھا۔ اُس نے صفائی سے فرمایا کہ

یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا۔ صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہوں۔ کیونکہ میں اس لئے آیا ہوں کہ آدمی کو اس کے باپ سے اور بیٹی کو اس کی ماں سے اور بہو کو اُس کی ساس سے جدا کردوں اور آدمی کے دشمن اُس کے گھر ہی کے لوگ ہونگے۔

جو کوئی باپ یا ماں کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے۔ وہ میرے لائق نہیں اور جو کوئی بیٹے یا بیٹی کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے وہ میرے لائق نہیں اور جو کوئی اپنی صلیب نہ اُٹھائے اور میرے پیچھے نہ چلے وہ میرے لائق نہیں جو کوئی اپنی جان بچاتا ہے اُسے کھوئیگا اور جو کوئی میرے سبب اپنی جان کھوتا ہے اُسے بچائیگا۔ متی ۱۰: ۳۴-۳۹۔ مسیحیت کی حقیقت ہے وہ یسوع مسیح کے لائق ہونا ہے۔ اس کی تصلیب میں اس سے مشابہت کرنا ہو وہ خود انکاری کی زندگی ہے۔ وہ حق کی جنگ کی شرکت ہے۔ وہ صداقت کی شمشیر زنی ہے۔ وہ شخص جو آپ کو بچانا چاہتا ہے۔ وہ شخص جو اپنی خودی کی۔ اپنی اپنایت کی۔ اپنے عزیز و اقارب کی۔ اپنی شہرت و تہذیب کی۔ اپنی دولت اور اپنی جائداد کی محبت میں مرمٹنا چاہتا ہے۔ ایسے اصحاب کو یسوع مسیح نے کبھی اپنے لائق نہیں سمجھا اور نہ آگے کو اُس نے اُنکو کبھی اپنے لائق سمجھنا ہے وہ اگر مسیحیوں میں آگھسے ہیں تو اس پیغام کو سنکر جلد مسیحیت سے باہر ہوجائیں یسوع مسیح کو ان کی نہ ضرورت ہے اور نہ اُس نے اُن کو بلایا ہے۔

وہ تو اُن کو بلا گیا ہے جو خود انکاری اور جان نثاری اور صلیب برداری اختیار کرسکتے ہیں جو بجائے آپ کو بچانے کے دوسروں کو بچا سکتے ہیں جو دوسروں کی فلاح و بہبودی میں آپ کو مٹا سکتے ہیں۔ پس جو لوگ یسوع مسیح اور اس کے شاگردوں سے آپ کو بچانے کا مطالبہ کرتے ہیں وہ درحقیقت کفر عظیم کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ یسوع مسیح جو آپ کو خدا اور



انسان کی محبت میں مصلوب ہونے کے لئے دینے آیا تھا اب بروقت صلیب آپ کو کیسے بچائیے؟ آپ کو بچاتا تو اُس کا مذہب ہی ختم تھا۔ (باقی آئندہ)

حقیقی مسیحیت اور اسلام کا رشتہ

مروجہ اسلام پر لوگوں کے خیالات

۱۔ سب سے پہلے احمدی دوستوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ مروجہ اسلام کو حنفا کے سینکڑوں فرقے مانتے ہیں۔ مدعیان اسلام میں ہر ایک فرقہ واحد خدا کا معتقد اور حضرت محمد کی رسالت کا، کعبہ کے حج کا، کعبہ رُخی نمازوں کا، ماہ رمضان کے روزوں کا، زکوٰۃ دینے کا کمی بیشی سے متفق ہے۔ تو بھی ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ کی تکفیر کا اور اسلام سے خارج ہونے کا اعتقاد رکھتا ہے خصوصاً احمدی یا مرزائی صاحبان غیر مرزائی مسلمانوں کی تکفیر کا یقین رکھتے ہیں۔ غیر مرزائی مسلمان مرزا صاحب اور مرزائی صاحبان کی نہ صرف تکفیر کے معتقد ہیں۔ بلکہ ان کو دجال مانتے ہیں۔ قس علیٰ ہذا القیاس۔ پس جبکہ مروجہ اسلام کے ارکان کو ماننے والے کبھی ایک دوسرے کی نظر میں مسلمان ٹھہرے ہی نہیں تو مروجہ اسلام کو اور اس کے ارکان کو اسلام وغیرہ قرار دینا ایک بیجا تعصب کا نتیجہ ہے۔

شاید آپ یہ کہیں کہ ہم بے ثبوت باتیں کرتے ہیں ذیل میں اپنے اس دعوے کے متعلق ثبوت بھی پیش کرتے ہیں مثلاً آپ کو علم ہے کہ تمام دنیا کے غیر مرزائی مسلمان مروجہ اسلام کے ارکان کو مانتے ہیں تو بھی اُن کی بابت مرزا صاحب نے ذیل کی باتیں لکھی ہیں۔ مثلاً۔

خدا نے میرے پر ایمان لانے کے واسطے تاکید کی ہے۔ میرا دشمن جہنمی ہے۔ (انجام آتھم صفحہ ۶۲)

جو شخص تیری پیروی نہ کریگا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا وہ تیرا مخالف رہیگا اور وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے (مرزا کا الہام رسالہ معیار الاختیار صفحہ ۸ مطبوعہ ۱۶ جون ۱۸۹۹ء)

انجمن حمایت اسلام کو مخاطب کر کے کہا کہ تم میرے منکر ہو۔ تمہاری دعائیں طاعون کے بارے میں قبول نہ ہونگی۔ کیونکہ تمہارے مناسب حال اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حکم دیا ہے وما دعاء الکفرین الا فی ضلال۔ (دافع البلاء صفحہ ۱۱ مطبوعہ اپریل ۱۹۰۲ء)

قطع دابر القوم الذین لا یؤمنون۔ اس قوم کی جڑ کاٹ دی جاویگی جو مرزا کو نہ مانیگی۔ مرزا صاحب کا الہام مشتہرہ البدر مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۱ء ذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۱۷-۱۸

تمام احمدی صاحبان کو مرزا صاحب کا وہ خط یاد ہونا چاہیے۔ جو مرزا صاحب نے ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے شبہات کی تردید میں الہام سے لکھا تھا۔ اس میں مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ ہزارہا آدمی جو میری جماعت میں شامل نہیں کیا راستبازوں سے خالی ہیں تو ایسا ہی آپ کو یہ خیال بھی کر لینا چاہیے کہ وہ ہزارہا یہود اور نصاریٰ جو اسلام نہیں لائے کیا وہ راستبازوں سے خالی تھے۔ بہرحال جبکہ خداتعالےٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہو اور اُس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اب میں ایک شخص کے کہنے سے جس کا دل ہزاروں تاریکیوں میں مبتلا ہے خدا کے حکم کو چھوڑ دوں۔ اس سے سہل تر بات یہ ہے کہ ایسے شخص کو اپنی جماعت میں سے خارج کرتا ہوں۔ ہاں اگر کسی وقت صریح الفاظ سے آپ اپنی توبہ شائع کریں اور اس خبیث عقیدہ سے باز آجائیں تو رحمت الٰہی کا دروازہ کھلا ہے۔ وہ لوگ جو میری دعوت کے رد کرنے کے وقت قرآن شریف کی نصوص صریحہ کو چھوڑتے ہیں اور خدا تعالےٰ کے کھلے کھلے نشانوں سے منہ پھیرتے ہیں اُن کو راستباز قرار دینا اس شخص کا کام ہے جس کا دل شیطان کے پنجے میں گرفتار ہے:۔

اس عبارت میں جو آتا ہے کہ یہ بات مجھے الہام سے بتائی گئی ہو۔ اس کی تائید ان الہامات سے بھی ہوتی ہے۔ جن میں کہ منکرین حضرت کو کافر کہا گیا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ قل عندی شہادۃ من اللّٰہ فہل انتم مؤمنون۔ قل عندی شہادۃ من اللّٰہ فہل انتم مسلمون۔ وقل اعملوا علی مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون عسیٰ ربکم ان یرحمکم وان عدتم عدنا وجعلنا جہنم للکفرین حصیرا۔ یریدون ان یطفؤا نور اللّٰہ بافواھھم واللّٰہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون قل جاءکم نور من اللّٰہ فلا تکفروا ان کنتم مومنین۔ ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللّٰہ رد علیہم رجل من فارس شکر اللّٰہ سعیہ۔ قل یایہا الکفار انی من الصادقین وعندی شہادۃ من اللّٰہ وانی امرت وانا اول المؤمنین۔ لن یجعل اللّٰہ للکفرین علی المؤمنین سبیلا۔ غرض جیسا کہ حضرت صاحب نے مذکورہ بالا عبارت میں فرمایا ہے کہ مجھے الہام سے بتایا گیا ہے کہ تیرے نہ ماننے والے خواہ مکفر ہوں یا خاموش مسلمان نہیں ہیں اور خدا کے حضور سزا کے مستحق ہیں۔ اور یہ کہ اُن کو راستباز جاننے والا شیطانی خیال کے در پے ہے جب تک توبہ نہ کرے ان باتوں کی تصدیق مذکورہ بالا الہامات سے بھی

ہوتی ہے"

مرزا صاحب نے جو آپ کے مسلمہ اسلام کے مندرجہ صدر عبارتوں میں بخئے اُدھیڑے ہیں وہ بخوبی ظاہر ہیں۔ آپ کے اہل قبلہ کی جو درگت بنائی ہے۔ وہ الم نشرح ہے۔ اگر آپ جیسے اصحاب کو مروجہ اسلام کی بطالت میں اب تک شبہ ہو تو ہم کئی ایک حوالے ذیل میں اور بھی درج کرتے ہیں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

"یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم کے ہیں کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا پر افترا کرنے والا سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳) حاشیہ پر لکھتے ہیں" جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ مجھے مفتری قرار دے کر مجھے کافر ٹھہراتا ہے۔ اس لئے میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے" (دیکھو صفحہ ۱۶۴) آخر میں مرزا صاحب کا فتویٰ دیکھئے۔ آپ اپنے مریدوں کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں:- "پس یاد رکھو کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ امامکم منکم یعنے جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوے اسلام کرتے ہیں بالکل ترک کرنا پڑیگا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے عمل حبط ہو جائیں اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو۔ جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہو ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے۔ اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا اُس میں نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤگے۔ پس جانو کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ کیونکہ میری باتوں کو جو خدا سے ملی ہیں۔ عزت سے نہیں دیکھتا اس لئے آسمان پر اُس کی عزت نہیں" تشحیذ الاذہان بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء

مندرجہ صدر بیان مرزا صاحب کی زبانی خود حقیقت دکھا رہا ہے کہ احمدیت نے غیر احمدی مسلم دنیا کے اسلام کو محض کفر ٹھہرا دیا ہے۔ مرزا صاحب نے اللہ کو واحد ماننے والوں کا۔ حضرت محمد کو نبی رسول یقین کرنے والوں کا ماہ رمضان کے روزے رکھنے والوں کا۔ کعبہ کا حج کرنے اور کعبہ رخی نمازیں پڑھنے والوں کا زکوۃ دینے والوں اور زکوۃ لینے والوں کا ایک تل برابر خیال نہ کیا۔ ان کے اسلام اور اُن کی مسلمانی پر تل برابر رحم نہ فرمایا۔ غیر مرزائی اسلام و مسلمانی کو کفر کا مترادف ٹھہرا کر غیر مرزائی مسلمان دنیا کو جہنم کا وارث ٹھہرا دیا۔ اور ہم نے صرف اس قدر لکھا تھا کہ مروجہ اسلام اسلام نہیں ہے۔ اس پر آپ ہمارے دعوے کی تردید کرنے کو کھڑے ہوئے تھے اب کہو کہ ہم نے جو کہا تھا کہ مروجہ اسلام اسلام نہیں ہے وہ سچ کہا تھا یا نہیں؟ اب تو مرزا صاحب بھی ہمارا ساتھ دے رہے ہیں +

بُلبلِ ہند کی نوا سنجی

عورتوں کے حقوق کی زبردست حمایت

مسز سروجنی نائیڈو صدر سوشل کانفرنس دہرہ دون نے اپنی تقریر میں فرمایا۔

مجھے شرم آتی ہے کہ بیسویں صدی میں بھی کسی سوشل کانفرنس کی ضرورت ہے۔ آپ یہ شیخی مارتے ہیں کہ آپ سوراجیہ کے قابل ہیں۔ حالانکہ آپ نے اپنی غریب بہن عورتوں کو اس نعمت سے محروم کر رکھا ہے آپ کا مطالبہ اور خواہش ہے کہ آپ کو دوسری اقوام کے ساتھ مساوات حاصل ہو۔ حالانکہ آپ اس قسم کی مساوات سے عورتوں کو محروم رکھتے ہیں۔ آپ صرف کانفرنس میں تجاویز منظور کیا کرتے ہیں مگر کبھی اپنی نصیحت پر عامل نہیں ہوتے۔ آپ عورتوں کے حقوق کا ذکر کرتے ہیں۔ مگر اس کانفرنس میں عورتیں تو پس پردہ ہیں اور مرد ان کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں آپ سے دریافت کرتی ہوں کہ آپ کو عورتوں کے اس چھوٹے سے حق کو غصب کر لینے کا کیا حق ہے۔

آپ عورتوں کی تعلیم کا ذکر کرتے ہیں! میرا خیال ہے کہ آپ بجائے عورتوں کو تعلیم دینے کے لئے خود اپنی صنف کو تعلیم دیجئے۔ اس تعلیم کا کیا مصرف ہے جس کا اثر آپ کی رُوح پر نہ پڑے؟ وہ تعلیم کیا خاک تعلیم ہے جو آپ کو دوسروں کے حقوق کی طرف سے اندھا کر دے؟ آج جب آپ عورتوں کی تعلیم، شادی بیوگان اور اس امر پر کہ آیا اچھوتوں کو جانوروں سے بہتر سمجھا جائے یا نہیں۔ غور کر رہے ہیں آپ کو سوراجیہ کی جدوجہد کا اس فخر کے ساتھ کہ آپ حکومت خود اختیاری کے قابل ہیں کیا حق حاصل ہے؟ میں آپ سے دریافت کرتی ہوں کہ آپ کو اس پر شرم آتی ہے یا نہیں؟ آپ کس طرح سوراجیہ حاصل کرنے کی امید کرتے ہیں؟ جبکہ نصف ہندوستان جن میں اچھوت اور عورتیں شامل ہیں روحانی طور پر مُردہ ہیں گو مادی ہستی کے لحاظ سے زندہ ہیں؟

آپ عورتوں اور مردوں۔ برہمنوں اور غیر برہمنوں کی مساوات پر شور تو بہت مچاتے ہیں مگر اس پر عمل کتنا کرتے ہیں؟

میں آپ سے دریافت کرتی ہوں کہ آپ نے کسی چمار کو کانفرنس میں لاکر اپنے برابر اسٹیج پر جگہ دی ہے؟

کیا آپ بھول گئے کہ اسی ہندوستان میں دمنتی اور سوتری بھی پیدا ہوئی تھیں؟ آپ عورتوں کے ساتھ مساوات کا ذکر کرتے ہیں تاپ چاہتے ہیں کہ عورتیں آپ کو سوراجیہ کی جد وجہد میں مدد دیں میں آپ سے دریافت کرتی ہوں کہ آپ کو عورتوں سے اس قسم کی امید رکھنے کا کیا حق حاصل ہے؟ آپ عورتوں کو برابر مواقع نہیں دیتے ہٰذا آپ کو یہ اُمید بھی نہیں رکھنی چاہیئے کہ وہ آپ کی امداد کر سکیں۔ اگر آپ تاریخ ماضی پر نظر ڈالنا گوارا کریں تو زمانہ حال میں بی اماں کی مثال موجود ہے۔ ایک اسّی برس کی خاتون ملک کے اس سرے سے اس سرے تک سوراجیہ کے واسطے اتحاد عمل کی دعوت دیتی پھرتی ہیں۔ آپ کو یہ شکایت ہو کہ حکومت برطانیہ نے آپ کے فطری حقوق غصب کر لئے ہیں۔ مگر کیا آپ نے عورتوں کے ساتھ یہی سلوک نہیں کیا ہے۔ عورتیں کچھ نہیں کر سکتیں کھڑے ہوتے یا بیٹھنے۔ کھانے۔ عبادت کرنے۔ خرید و فروخت کرنے غرض اُنگلی تک کو جنبش دینے میں آپ کی اجازت کی محتاج ہیں۔ ہندوستان نے سیتا۔ سوتری۔ اہلیا اور چاند بی بی پیدا کی ہیں اور اب بھی پیدا کر سکتا ہے بشرطیکہ آپ عورتوں کو اُن کے حقوق سے محفوظ رکھ کر ان کی رُوح کو مردہ نہ کر دیں۔

میں نے نہایت سخت الفاظ استعمال کئے ہیں مجھے اس کا افسوس نہیں ہے۔ اس لئے کہ میں آپ کی خوشامد کے لئے نہیں کھڑی ہوئی بلکہ سادہ واقعات پیش کرنے کے لئے آپ کے چاروں طرف عورتوں اور اچھوتوں کی مردہ رُوحوں کا قبرستان ہو۔ آپ ان مردوں کو ان کی قبروں سے نکال کر ان کے پیروں پر کھڑا کیجئے"۔

عورتوں کی مردوں پر فتحیابی۔ اس تقریر کا یہ اثر ہوا کہ خواتین پردہ سے باہر نکل آئیں۔ پلیٹ فارم کے سامنے سے مرد پیچھے ہٹ گئے اور عورتیں ان کی جگہ آگئیں۔ یہ اس امر کی حیرت انگیز مثال ہے کہ عورتوں نے ایک عورت کی سرگردگی میں کس طرح مردوں کو اپنی جگہ سے ہٹا دیا۔ (الامان)

مارِ آستین

گذشتہ سے پیوستہ

پانچواں سین

مکان حاسد

(رات کا وقت ہے۔ ایوب باہر کھڑا ہے)

غزل

ایوب۔

بہارِ محفلِ رنگیں کہاں تک
نشاط وعیش کے آئیں کہاں تک
کیا مے نے مجھے ردِ خلائق
رہونگا در خورِ توہیں کہاں تک
یہ آفت تا کجا اے جانِ محزوں
یہ صدمے اے دلِ غمگیں کہاں تک
تعمیر افلاس سے بس تنگ ہوں میں
کوئی دیگا مجھے تسکیں کہاں تک

مفلسی فاقہ کشی اور بے کسی کے ایام جب آتے ہیں اپنے بیگانے ہو جاتے ہیں۔ یار و مہربان سب آنکھیں چُراتے ہیں۔ جب میرے پاس دولت تھی سب یار خوشامدی کتوں کی طرح میرے دروازے پر پڑے رہتے تھے۔ جس دن سے مجھ پر بُری گھڑی آئی ہر کس و ناکس نے پیٹھ دکھائی ہے

جہاں میں آغازِ دوستی کا نپوچھ ہمدم مآل کیا ہے
کسی نے اتنا نہ پوچھا آکر ایوب بتلا تو حال کیا ہے

آخر مرتا کیا نہ کرتا اپنے یارِ قدیم کے دروازے پر آیا ہوں۔ (آواز دیتا ہے)

حاسد۔ حاسد

حاسد۔ کون ہو مردِ فاسد۔ رات کے وقت کیا کام ہے۔ تو نہیں جانتا کہ یہ وقتِ آرام ہے

ایوب۔ حاسد مجھے پہچانو۔ اس حالت میں دیکھکر مجھے حقیر نہ جانو۔

حاسد۔ میں نہیں پہچانتا۔ ایسے گداگروں کو نہیں جانتا تو کون ہے؟

ایوب۔ وہی تمہارا پُرانا دوست ایوب۔

حاسد۔ میرا دوست۔ چہ خوب۔

ایوب۔ کیا اب میری دوستی میں بھی کچھ کلام ہے

حاسد۔ مجھے ان باتوں سے کیا کام ہے۔ بتا کس لئے آیا ہے۔ مجھے سوتے سے کیوں جگایا ہے۔

ایوب۔ یہ غریب مفلس کا ستایا ہے۔ فاقہ کشی کی مصیبت سے تنگ ہو کر تیرے دروازے پر بھیک مانگنے آیا ہے ؎

المدد اے مرے غمخوار نہیں وقتِ درنگ۔
مجھ سے بیزار ہے جان اور میں ہوں جان سے تنگ
تنگ حالی کے میرے سینے میں پنہاں ہیں خدنگ
ذرہ ذرہ نظر آتا ہے مجھے چشمِ پلنگ
زندگی کے میری بکھرے ہوئے شیرازے ہیں
بند سب میرے لئے رزق کے دروازے ہیں

حاسد۔

کیوں سمایا ہے ترے سر میں حماقت کا جنوں
تنگ ہو کر تو یہاں آیا بحالِ محزوں
تو ہے خونی تجھے وہ یاد تو ہوگا مضموں
کرنے والا تھا تو جب بزم میں محمود کا خوں
بانیٔ جور و ستم خوب تجھے جانتا ہوں
اے ستمگر تجھے اچھی طرح پہچانتا ہوں

ایوب۔

نام گر میں نے گنوایا تو تمہاری خاطر

گرد زر و مال لٹایا تو تمہاری خاطر
حال بیزار بنایا تو تمہاری خاطر
ہاتھ بیٹے پہ اُٹھایا تو تمہاری خاطر
دل میں گر اپنے حیا کچھ تو عوض دے اس کا
حاسدا نام خدا کچھ تو عوض دے اس کا

حاسد۔

رحم آتا نہیں کچھ دیکھ کے حالت تیری
بلکہ میں دیکھ کے خوش ہوں یہ مصیبت تیری
جبتلک تو تھا غنی تھی مجھے الفت تیری
مانگتا مجھ سے ہے اب سخت حماقت تیری
دُور ہو دُور میرے در سے یہی بہتر ہے
تیرے دامانِ گدائی میں مری ٹھوکر ہے

ایوب۔

بیخودی میں تجھے یہ بھی ہے خبر اے ظالم
کہ بُرا ہوتا ہے آہوں کا اثر اے ظالم
میں ہوں بیکس مجھے مایوس نہ کر اے ظالم
صدمۂ گردشِ ایام سے ڈر اے ظالم
نہ پھرے تو بھی کہیں خاک بسر اے ظالم

حاسد۔

ترے نالوں کا مرے دل میں اثر کچھ بھی نہیں
بد دعاؤں سے تری مجھ کو خطر کچھ بھی نہیں
صدمۂ گردشِ ایام سے ڈر کچھ بھی نہیں
بیخودی میں مجھے عالم کی خبر کچھ بھی نہیں
میں وہ ہوں خشک شجر جس میں ثمر کچھ بھی نہیں

(حاسد اندر گیا)

ایوب۔ او خدا تو گواہ ہے کہ ان ناقدر شناسوں کی خاطر میں نے اپنی دولت گنوائی آخر انہوں نے وقتِ بد میں مجھے دھتا بتائی۔

اے میرے غم دیدہ ستم کشیدہ والد تو کہاں ہے

ورد افلاس بلا ہے مجھے معلوم نہ تھا
بد کا انجام بُرا ہے مجھے معلوم نہ تھا
اہل دنیا میں دغا ہے مجھے معلوم نہ تھا
نیک بندوں کا خدا ہے مجھے معلوم نہ تھا
ہائے اے والدِ مظلوم محبت تیری
یاد آئی مجھے اس وقت نصیحت تیری

آوازِ کلیسیا۔ ہمارے معزز مسٹر کیدارناتھ کی اپیل "آوازِ کلیسیا" کے متعلق اسی نمبر میں نذرِ ناظرین ہو چکی ہے۔ ہماری ناقص رائے میں اپیل قابلِ سماعت ہے۔ ایسے پرچہ کی سخت ضرورت ہے۔ جو ہند کی مسیحی کلیسیا کی آواز پیش کرنے والا ہو۔ صرف کلیسیا کی ذمہ واری اور اس کی ضرورت اور اس کی مدافعت کا اظہار کرنے والا ہو۔ کلیسیائی اتحاد و یگانگت کو قائم و ثابت کرنے والا ہو۔ واقعی ہند کی ۴۸ لاکھ مسیحی آبادی کی کلیسیائی آواز کو بلند کرنے کا ایسا ذریعہ ہونا ضرورتِ زمانہ کی مدافعت ہے۔ کیا ہماری ہندوستانی کلیسیاؤں کے پاسٹر اس اپیل کی طرف متوجہ نہ ہونگے۔ کیا ہندوستانی کلیسیاؤں کے ایڈرس اس پر غور نہ فرمائینگے؟

شخصی پیالے۔ اس نمبر میں شخصی پیالوں پر بھی ایک مضمون نکل چکا ہے جو معزز خادمانِ دین کی توجہ کا محتاج ہو۔ ایک مدت ہوئی جب پہلے یہ مضمون ہم ہندی مسیحیوں کی آگاہی میں آیا تھا۔ کچھ عرصہ تک اس پر قیل و قال ہو کر پھر اس کا ذکر موقوف ہو گیا تھا۔ اب پھر اس پر قلم کو متحرک کیا گیا ہے۔ مسٹر کیدارناتھ نے اس پر اپنے خیالات ہدیہ ناظرین کر دیئے ہیں۔ دیگر اصحاب بھی اس پر اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں۔

عدمِ تعاون کا زوال۔ ہندوستان میں گو عدمِ تعاون کی تحریک کا ہنوز چرچا ہے۔ پر درحقیقت اس تحریک میں جان نہیں رہی ہے۔ اعتدال پسند پارٹی کا پلہ بھاری ہو گیا ہے۔ عدم تعاونی اصحاب مثلاً کانگریس کے پروگرام کے ہر ایک پہلو پر عمل پیرا ہو کر اپنی ناکامی کا منہ دیکھ چکے۔ اُن کو یہ بات بھی معلوم ہو چکی کہ ملک سول نافرمانی کے لئے بھی تیار نہیں۔ تمام لیڈروں کو جیل خانوں کے سپرد کر چکے۔ اب صرف اُن کا یہ کام باقی رہ گیا ہے کہ پنجاب کی اکالی تحریک کو بڑھائیں۔ پر حقیقت میں یہ تحریک بھی خاتمہ پر ہے پھر عدم تعاونی نامعلوم کون سی راہ پر دوڑینگے؟

مشتبہ خبریں۔ آجکل بعض اخباروں نے بے پر کی اُڑا رکھی ہیں۔ کہ گورنمنٹ اور افغانستان کے باہمی تعلقات ٹوٹ چکے ہیں۔ گورنمنٹ نے کابل سے اپنا سفیر واپس بلا لیا ہو۔ اور امیر کابل نے بھی اپنا سفیر واپس بلا لیا ہے۔ اور ہند کے مسلمان گورنمنٹ انگورہ کے لئے فوج بھرتی کر رہے ہیں۔ ایسی ایسی خبروں کی اشاعت کا مطلب عوام الناس کو مغالطے میں ڈالنے اور گورنمنٹ کو بچے کے پوت کی طرح ڈرانے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ پر ہماری گورنمنٹ سے کوئی حقیقت پوشیدہ نہیں ہے۔ اگر ان خبروں میں کچھ بھی سچائی ہوگی تو اس کا تدارک گورنمنٹ خود کر سکتی ہے۔

یورپی طاقتیں اور ٹرکی۔ جو خبریں گذرے ہفتہ میں ٹرکی کے متعلق آئی ہیں۔ ان سے ٹرکی کی حالت مخدوش معلوم ہوتی ہے۔ ٹرکی میں کمال پاشا نے اقتدار حاصل کر کے سلطان ٹرکی اور اس کی حکومت کو صدمہ پہنچایا ہے۔ سلطان ٹرکی تخت سے اُتر کر یورپی طاقتوں کی حفاظت میں چلا گیا ہے۔ قسطنطنیہ پر کمالی اقتدار چھا رہا ہے۔ غیر مسلم آبادی پر سخت محصول لگایا گیا ہے۔

ان میں سے کیٹر لوگ یورپی حفاظت میں پناہگزیں ہیں اگر گورنمنٹ ہند اور امیر کابل میں جنگ کا احتمال ہو تو بڑی کے سر سے یورپی طاقتوں کا خصوصاً انگلینڈ کا بوجھ ہلکا کرنے کی غرض سے ہوگا۔ دیکھیں پردہ غیب سے کیا رونما ہوتا ہے۔

مستورات ہند کے حقوق۔ اسی نمبر میں ہم مسز نیڈو کے لکچر کی طرف جو ہند کی مستورات کے حقوق کے متعلق درج دیا گیا ہے۔ ناظرین کو بالتخصیص متوجہ کیا چاہتے ہیں۔ مسز نیڈو کی آواز ہند کی کل مستورات کی آواز ہے جو سخت درد کی آہوں کا مجموعہ ہے۔ ہمارے عدم تعاونی اور غیر عدم تعاونی اصحاب کی یکساں توجہ کے لائق ہے۔ آپ کی اپیل لاجواب ہے۔ جس کا جواب صدیوں تک جواب نہیں دے سکتا۔

کونسلوں کا بائیکاٹ نہیں ہوا ہم بائیکاٹ ہو گئے

سوموار کی شب کو بیرون موچی دروازہ لاہور میں پنڈت موتی لال نہرو نے سول نافرمانی کمیٹی کی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کونسلوں میں داخلہ و دیگر امور پر ایک اہم تقریر کی۔ آپ نے کہا ہمارا کونسلوں میں جانا گورنمنٹ سے تعاون کرنا نہیں بلکہ کونسلوں کے کام کو ناممکن بنا دینا ہے۔ موجودہ صورت میں کونسلوں کا بائیکاٹ نہیں ہوا ہم بائیکاٹ ہو گئے ہیں۔ اعتدال پسند اصحاب کونسلوں کے بائیکاٹ کو کبھی کامیاب نہ ہونے دینگے۔ اس لئے ہمیں کونسلوں میں داخل ہو کر کونسلوں کے قلعہ کو مسمار کرنا ہے۔ کونسلوں میں ہماری کثرت ہونے پر مظالم پنجاب کی تلافی۔ خلافت کا حل اور حصول سوراج کے سوا اہم اور کچھ نہ بولینگے۔ ہمارا حلف وفاداری بادشاہ سلامت سے متعلق ہوگا۔ گورنمنٹ سے نہیں جس کے لئے ہم کو کوئی انکار نہیں ہو سکتا۔ جنوری ۱۹۲۴ء میں نیا انتخاب شروع ہوگا اور گیا کانگریس میں اس سوال کا حل کیا جائیگا۔

کونسلوں کے بائیکاٹ کے متعلق پنڈت جی نے جو خیالات ظاہر کئے ہیں۔ ان میں سرمو فرق نہیں۔ حامیان عدم تعاون کونسلوں کا بائیکاٹ کرنے میں سراسر ناکام رہے ہیں اور ناکام رہینگے۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے۔ (عام)

جیش انگورہ کیلئے اپیل کی تو گرفتار کر لئے جاؤ گے

سب ڈویژن اودنگ کے کوتوال نے مدرلینڈ کے اسسٹنٹ ایڈیٹر کو مطلع کیا ہے کہ اگر وہ جیش انگورہ کے لئے اپیل کرینگے یا چندہ جمع کرینگے تو فوراً گرفتار کر لئے جائینگے۔ یعنی جیش انگورہ میں کسی قسم کی امداد دینا حکومت کے نقطۂ خیال میں جرم ہے۔ جس سے ہر مسلمان کو احتراز کرنا چاہیئے۔ (رر)

حکومت انگورہ و قسطنطنیہ میں کشیدگی

حکومت انگورہ اور حکومت قسطنطنیہ کے درمیان تعلقات اسی طرح کشیدہ ہیں۔ انگورہ کے پیغامات مظہر ہیں کہ ترکان احرار مجلس لاسینے میں بابعالی کی نمائندگان کی شمولیت کے برخلاف اڑے ہوئے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ کابینہ وزارت ایک پہلے اعلان شائع کریگا اور پھر مستعفی ہو جائیگا۔

جنرل ہیرنگٹن نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ قسطنطنیہ پر قبضہ اس وقت ختم ہو جائیگا جب معاہدہ صلح کی تصدیق کا اثر عمدہ طور پر ظاہر ہونے لگیگا۔ (رر)

ایشیائے کوچک سے عیسائیوں کا اخراج

انجمن اعانت امریکہ کو مجلس عالیہ ملیہ انگورہ کی طرف سے ایک برقی پیغام ملا ہے۔ جس میں اس فیصلہ کا اعلان کیا گیا ہے کہ ایشیائے کوچک کے تمام عیسائی باشندوں کو نکال دیا جائیگا۔ امریکن اصحاب کا اندازہ ہے کہ کل پانچ لاکھ آبادی اس سے متاثر ہوگی۔ اورنہ کے نئے حاکم نے ایک اعلان جاری کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ تمام غیر مسلموں کی حفاظت کی جائیگی۔ تمام الکحل رکھنے والی اشیاء ضبط کر لی جائینگی۔ اور اناج کی برآمد ممنوع کر دی جائیگی اور لکھا ہے کہ اگر جنداریہ انتظام کے لئے کافی نہ ہوا تو دیہاتی لوگوں کو معاون فوج کے طور پر بھرتی کر لیا جائے گا۔ (رر)

اتحادی سلطان و ولیعہد ترکی کی حفاظت کرینگے

سلطان ترکی کی معزولی کے متعلق مزید اطلاعات موصول نہیں ہوئیں۔ لیکن یہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ برطانوی حکام نے سلطان ترکی و ولیعہد کی حفاظت اپنے ذمے لی ہے۔ شاہی محل کے گرد دو اتحادی کمپنیاں تعینات ہیں (رر)

قسطنطنیہ کی حکومت میں تغیر

اتحادیوں کا اعلان

قسطنطنیہ کا ایک پیغام مظہر ہے۔ اتحادی جرنیلوں نے ایک خط پر دستخط کئے ہیں۔ جس میں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ قسطنطنیہ میں نئے نظم کا قیام ترکی کا داخلہ معاملہ ہے۔ (رر)

قسطنطنیہ میں عیسائی آبادی پر ٹیکس

قسطنطنیہ میں افسران جنگی نئی شرح محصولات جاری کر رہے ہیں۔ جو دوران جنگ سے پانچ گنا زیادہ ہے۔ بہت سے ترک سفارت خانوں میں پناہ لے رہے ہیں اور امان طلب کر رہے ہیں امیر لزبان اور ارمن

شہر سے جا رہے ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ترکی افواج کے اخراجات کے لئے ترک عیسائیوں پر ٹیکس لگا رہے ہیں۔

پیرس اور لندن میں خیال کیا جاتا ہے مشکلات اس وجہ سے پیدا ہوئی ہیں کہ رفعت پاشا کو جو قسطنطنیہ کے لئے ترکی گورنر مقرر ہوئے ہیں قسطنطنیہ میں سے گزرنے دیا گیا۔ (ر)

خبریں

گذرے ہفتہ لاہور میں این ایم۔ ایس کے سیل (خرید و فروخت) ہوا۔ اگرچہ سیل سے پیشتر کی طرح آمدنی نہیں ہوئی۔ بہت چیزیں نہیں بکیں تو بھی سننے میں آیا ہے کہ سات سو سے آٹھ سو کے قریب بکری ہوئی۔

گذرنے اتوار کی شام کی عبادت میں جو ایم ای چرچ لاہور میں ہوئی تھی دو شخصوں کو بپتسمہ کے وسیلے کلیسیا میں شامل کیا گیا۔ خدا ان نو مریدوں کو ایمان و امید کی پائیداری بخشے۔ آمین۔

لنڈن ۸ نومبر کی خبر ہے کہ برٹش دیوان خاص نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ترکی کے تمام مطالبے نامنظور ہوں اور قرار پایا ہے کہ انگریزی فوجیں قسطنطنیہ میں رہیں۔

لنڈن ۸ نومبر کی خبر ہے کہ قسطنطنیہ میں مارشل لا جاری کرنے میں فرانس سب سے آگے ہے۔

وارسا ۸ نومبر کی خبر ہے کہ وہاں ۱۲۰۰ فوجی سٹوڈنٹ گرفتار کئے گئے ہیں ان پر اپنے ملک کی بدخواہی کا الزام عاید کیا گیا ہے۔

روس کے جنوبی حصہ میں موجودہ موسم سرما میں پھر کال پڑنے کا اندیشہ کیا جاتا ہے۔ خدا بچائے

سپینگلر پینسلوینیا امریکہ میں ۷ نومبر کی خبر ہے کہ وہاں ایک کان میں ۳۶ آدمی تصادم سے مر گئے

روم ۹ نومبر کی خبر ہے کہ مشرق قریبہ میں انگلینڈ۔ فرانس۔ اٹلی دشمن کے مقابل دوش بدوش ہونگے۔ قسطنطنیہ میں یورپی اقوام کے افراد کی حفاظت کے لئے جنگی جہاز قائم رہینگے۔

قسطنطنیہ ۸ نومبر کی خبر ہے کہ دول متحدہ کے کمشنروں نے انگورہ گورنمنٹ کو ایک اور نوٹ حوالے کیا ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ مدروس اور مدانیہ کونیشن کی قرار دادیں واپس نہیں لی گئی ہیں۔ ان پر سخت عملدرآمد کرنے کے لئے حکومتوں سے مشورہ لیا گیا ہے۔

لنڈن ۹ نومبر کی خبر ہے کہ خلیفۃ الاسلام سے ملکی اختیارات کی ضبطی پر لارڈ کرزن نے ایک تقریر کے دوران میں فرمایا کہ ہند کے مسلمانوں نے جو خلافت کی بابت یہ شور مچا رکھا تھا کہ انگلینڈ اس کے خلاف کارروائی کرتی ہے۔ یہ بالکل بے بنیاد بات ثابت ہوئی۔ ان اصحاب کے لئے جو ہندوستان میں خلافت کے شیدائی ہیں۔ جو کچھ خود ترک خلافت کے ساتھ کر رہے ہیں یہی کافی جواب ہے

لنڈن ۸ نومبر کی خبر ہے کہ جنرل بوتھ ہند اور سیلون میں سالویشن آرمی کے کام کی ترقی کے لئے مورخہ ۲۷ نومبر کے روز جہاز پر سوار ہو کر تمام ہند اور سیلون میں ۶ ہفتہ تک دورہ کرینگے۔

لنڈن ۹ نومبر کی خبر ہے کہ قسطنطنیہ سے کئی دنوں سے خبر نہ آنے کے سبب سے تشویش پیدا ہو رہی ہے کہ ترکوں نے خبر رسانی کے وسائل کاٹ ڈالے تھے یہ تمام کام چنق اور توکیل کے درمیان کیا گیا تھا۔ پر کئی دن کے بعد پھر خبریں موصول ہوئی ہیں۔

واشنگٹن ۹ نومبر کی خبر ہے کہ امریکن گورنمنٹ کے محکمہ نیوی کی طرف سے حکم ہوا ہے کہ جبرالٹر سے ایک جنگی جہاز فوراً قسطنطنیہ پہنچے۔

لنڈن ۸ نومبر کی خبر ہے کہ جرمن مارکس ایک پونڈ میں ۳۴۰۰۰ بکنے لگے ہیں۔

زہریلا غازہ تیار کرنے اور زیادہ ہوائی جہازوں میں لے جانے کی جیسی آجکل مشق ہو رہی ہے پیشتر کسی کے خواب میں نہ تھی۔ آئیوالی جنگ کا یہ ہتھیار نہایت مہلک اور سخت خطرناک ہوگا۔ جس کی روک تھام سخت دشوار ہوگی۔ یورپ کی ہر ایک قوم اس ہتھیار کو پالش کر رہی ہے اور اس کے استعمال کی مشق میں معروف ہے۔ ہوائی جہاز اور زہریلا غازہ آنے والی جنگ کے ہتھیار ہونگے۔ دنیا کی اسی میں بھلائی ہے کہ جنگ سے بچے۔ آنے والے زمانہ کے جنگ فنا کا جھاڑو ہوگا۔

نئی روسی حکومت نے ہوائی جہازوں کا جنگی بیڑا بالکل تیار اور مکمل کر لیا ہے۔ تمام مشینیں جرمن میڈ ہیں جو جرمن افسروں کی نگرانی میں ہیں۔ جرمن اور روس کا میل ملاپ دنیا کو کسی وقت وہ لطف دکھائیگا جو اہل دنیا نے آجتک نہیں دیکھا ہے۔

ڈھاکہ ۱۱ نومبر کی خبر ہے کہ نارائن گنج میں سخت فساد ہو گیا۔ پولس کے ایک آدمی نے دوسرے سے بندوق لیکر ایک آدمی مار ڈالا فساد بند ہو گیا تحقیقات جاری ہے۔

احمد آباد ۱۰ نومبر کی خبر ہے کہ وہاں کے روئی کے ۳۴ کارخانوں میں مزدور کام چھوڑ بیٹھے ہیں۔ مزدوری گھٹانے کی کوشش کی گئی ہے۔

کولمبو ۱۰ نومبر کی خبر ہے کہ کولمبو سخت طوفان کے خطرے میں ہے۔ خبر رسانی کا سلسلہ بھی معرض خطر میں ہے

(بقیہ مضمون صفحہ ۴ سے آگے) نوشتق بیرسٹر صاحب نے چند ڈاکٹروں سے اپنے اس وہمی مرض کا علاج کرانا چاہا۔ مگر خطرناک معاملہ سمجھ کر کسی نے ہاتھ نہ ڈالا آخرالامر جوئندہ یابندہ کوئی بنگالی صاحب مل گئے انہوں نے پچاس روپیہ نقد لیکر نشتر لگادیا۔ نشتر کا لگنا تھا کہ قضا کا آنا تھا۔ آناً فاناً بیرسٹر صاحب آسمانی ہائیکورٹ میں تشریف لے گئے اور عزیزوں کو جدائی کا سارٹیفکیٹ دے گئے۔ اب آپ سمجھ گئے ہونگے کہ ایک وہمی خیال پر عشائے ربانی میں یکجائی پیالہ کے بجائے شخصی پیالوں کا رواج اسی قبیل سے ہے کہ نہیں۔ مریض کے خیال میں مسیحیوں کی شراکت جاتی رہی تو جاتی رہے۔ مگر کبھی جان نہ چلی جائے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ خداوند نے روٹی کے بے شک ٹکڑے ٹکڑے کئے۔ مگر یہ کہیں نہ لکھا کہ اس مے کو جو اس پیالہ میں تھی جسے اُس نے اپنے خون کا مترادف ٹھہرایا اُس کے قطرہ قطرہ کر ڈالے ہوں۔ مقدس انجیلوں میں جو کچھ لکھا ہے وہ ہم نقل کرتے ہیں۔ مقدس متی کی انجیل ۲۶: ۲۷ پھر پیالہ لے کر شکر کیا۔ اور انہیں دیکر کہا تم سب اس میں سے پیو۔ نہ یہ کہ الگ الگ کو چیوں میں ڈالکر پیو۔ مقدس مرقس کی انجیل ۱۴: ۲۳ پھر اُس نے پیالہ لیکر شکر کیا اور انہیں دیا اور ان سبھوں نے اس سے پیا۔ یہاں بھی یہی لکھا کہ اس سے پیا نہ کہ اس سے الگ الگ کو چیوں میں لیا۔ البتہ مقدس لوقا کی انجیل میں اور طرح پر ہے۔ وہاں لکھا ہے کہ ۲۲: ۱۷ اور پیالہ کو لیکر شکر کیا اور کہا کہ اس کو لے کے آپس میں بانٹ لو دو انجیلوں میں لکھا ہے کہ اس میں سے یا اس سے پیو۔ مگر اس میں لکھا ہے کہ بانٹ لو۔ چونکہ شروع کلیسیا سے یعنی جب سے یہ رسم عشا کی خداوند نے مقرر کی سب مقدسین ایک ہی پیالہ سے پیتے آئے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نہ صرف تحریری طور پر بلکہ عملی طور پر بطریق تواتر کلیسیا کے دستور سے ثابت ہوتا ہے کہ لوقا کا مطلب وہ نہ تھا اگرچہ وہ ڈاکٹر تھا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو جس طرح بپتسمہ کی رسم میں اور کلیسیاؤں کے خلاف بپٹسٹ کلیسیا والے غوطہ سے بپتسمہ دیتے ہیں۔ اسی طرح کسی نہ کسی کلیسیا میں ضرور قدیم زمانہ سے شخصی متفرق پیالوں کا رواج ہوتا۔ لیکن جب یہ نہیں ہوا پس آج ہم کو یا کسی شخص کو کیا اختیار ہے کہ انجیل اور کلیسیائی دستور قدیم کے برعکس خداوند کے خون کو قطروں قطروں میں تقسیم کرکے اور مسیحیوں کی باہمی شراکت میں ذاتی امتیاز پیدا کرے۔

فرخ آباد میں چونکہ میرے عہد کا ذکر ہے۔ بعض لال بیگیوں کے مسیحی ہونے پر پرانے فیشن کے مسیحیوں نے یہ بدعت ڈاکٹری کے پردہ میں جاری کی۔ ہندوؤں میں ست نارائن کی کتھا کے وقت دو چیزیں تقسیم ہوتی ہیں ایک پنجیری دوم چرنامرت پنجیری خشک سفوف کے مانند ہوتی ہے۔ مگر چرنامرت دہی وغیرہ سے بنایا جاتا ہے وہ ہمیشہ (چمچ) سے ہر ایک کی ہتھیلی پر ڈال دیا جاتا ہے اور وہ اُس کو پی لیتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ وہاں برہمن چھتری۔ ویش شودر ہر قوم کے کائستھ۔ لوہار۔ بڑھئی۔ سنار۔ اہیرو وغیرہ موجود ہوتے ہیں اور ذات کی پابندی کے سبب سے وہ ایک دوسرے کا جھوٹا نہیں پی سکتے۔ پس جو ہندوؤں میں ذات کے لحاظ سے کیا جاتا ہے وہی کلیسیا میں بھی یہ بدعت ڈاکٹری کے شعبہ میں ذاتی تفریق قائم کرنے کو پیدا کی گئی ہے۔ خداوند مسیح ہم کو اس آفت سے بچائے رکھے۔ اس کے ساتھ ہم ایک بات اور بتائے دیتے ہیں وہ یہ کہ مسیحیوں کا اپنے نام کے ساتھ قوم یا گوتر کا کوئی لفظ لکھنا معیوب نہیں ہے۔ مثلاً مکرجی چٹرجی سرکار یا چاٹمبر بالا تہر یا سکسینہ یا سری واستو یا نگم یا سنگھ یا سید یا مرزا وغیرہ۔ اس سے صرف یہ بتانا مراد ہے کہ فلاں مسیحی فلاں قوم یا گوتر سے مسیحی ہوا ہے اور کچھ نہیں +

راقم۔ کمینہ از اقدمنت سکسینہ کانپور۔

التماس

رینین آباد چک نمبر ۱۴۸ - ۹ ایل ضلع منٹگمری میں مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۱۶ء کو ایک کلیسیا قائم ہوئی ہے۔ جس میں ایک سو تیس خاندان ایسے آباد ہیں جن کے پاس تھوڑی تھوڑی زمین ہے اور اس سے نصف درجہ پر ایسے لوگ ہیں جن کی گذران محنت مزدوری پر ہے اس کلیسیا کی آبادی پندرہ سو کے قریب ہے اور کلیسیا ہٰذا کی بڑی ہی خواہش ہے کہ ہمارے مہربان سادھو سوامی سندر سنگھ جی ہماری کلیسیا میں آکر اپنی زبان مبارک سے پُراثر درس دیویں اور چند یوم اس کلیسیا میں رہ کر مشکور فرمائیں - اور کلیسیا ہٰذا کو فخر بخشیں۔ اگر کسی صاحب کو سوامی جی کے قیام کا پتہ ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع فرمائیں۔ اگر ہو سکے تو براہ نوازش سوامی جی کو کلیسیا ہٰذا کی طرف سے دعوت دیویں۔ کلیسیا سوامی جی کے کل اخراجات کی ذمہ دار ہوگی۔

خاکسار۔ لال الدین گل بجیشن رینین آباد
چک ۱۴۸/۹-ایل ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری۔

سودیشی نمائش لودھیانہ

دسمبر کے پہلے ہفتہ میں زیر اہتمام میونسپل کمیٹی لودھیانہ منعقد ہوگی۔

سودیشی صنعت و حرفت کی حوصلہ افزائی و ترقی کے لئے میونسپل کمیٹی لودھیانہ نے تجویز فرمایا ہے کہ بموقعہ میلہ روشنی یکم تا ۱۰ دسمبر ۱۹۲۲ء ہر قسم کی سودیشی اشیاء کی نمائش کی جائے۔

ہندوستانی کاریگروں اور دستکاروں کے لئے اپنی تیار کردہ اشیاء کو ملک کے سامنے پیش کرنے کا ایک نادر موقعہ ہے۔ کمیٹی مستحق کاریگروں اور نمائش

کنندگان کو مختلف انعامات. تمغہ جات اور سندات عطا کریگی۔ اگر کوئی کاریگر خود نہ آسکے تو وہ اپنی اشیاء کو نمایش کے لئے بھیج سکتا ہے۔

چند اشیاء برائے نمائش زیادہ سے ۲۵ نومبر ۱۹۲۲ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ لیکن دوکانوں کے لئے درخواستیں ۱۵ نومبر سے پہلے آجانا چاہئیں۔

فہرست اشیاء اقسام وار معہ قواعد وضوابط نمائش اس دفتر سے مل سکتی ہے۔

المشتہر

صاحب سیکریٹری میونسپل کمیٹی۔ لودھیانہ پنجاب

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر۔ جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے۔ لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہرماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو بزبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی خبریں اور کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکولوں کے سبق شائع ہوتے ہیں۔ سالانہ چندہ حسب تنخواہ خریداران ایک روپیہ سے تین روپیہ تک ہے نمونے کا پرچہ پادری سی۔ ایچ بیڈس بی ایس سی ایڈیٹر و مینیجر مخزن مسیحی فتحگڑھ یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

کرسچن بک سٹور لودھیانہ

اردو کی پہلی کتاب	۲/	رومن پنجابی پرائمر	۱/
دوسری "	۳/	تیوہار۔ اسلام میں مسیح	۱/
صحت جسم کی تیری تحفہ	/	ینابیع الاسلام	۳/
مسئلہ التخلیق	۶/	ویدوں کی اصل	۳/
صراط المستقیم	۸/	دس سوال	۳/

مینیجر کرسچن بک سٹور لودھیانہ

دستور العمل نور افشان

سالانہ قیمت ہندوستان کے حدود کے اندر ۲/ ہے
" " غیر ممالک سے للعہ
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا ¼ حصہ	مغہ	عـہ ۱۲	عـہ ۲۲
چوتھائی کالم	عـہ ۱۲	عـہ ۲۲	للعہ ۴۰
نصف کالم	عـہ ۲۲	للعہ ۴۰	۷۰
پورا کالم	للعہ ۴۰	۷۰	۱۲۰
پورا صفحہ	۱۰۰	۱۵۰	۲۳۰

سہ ماہ سے کم عرصے کے لئے ہر ایک اندراج فی سطر ۳/ لیکن کسی اشتہار کے لئے ۱ روپیہ سے کم نہ لیا جائیگا

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودھیانہ

۱۸۷۵ء سے قائم ہے

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۴ء سے ورنیکلر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہوگیا ہے حصہ ہائی کے طالبعلم برای حصول تعلیم مشن ہائی سکول میں داخل ہوتے ہیں

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری میں فی طالب علم چھ روپیہ اور پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے کلاس فیس سرکاری کا ¾ ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالب علم اور کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جز کشا ۵ سے ۱۵ تک۔ برو کو زل ۵ سے ۵ تک۔ مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

مژدہ

مینیجر نور افشان کی طرف سے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جو خریدار ایک نیا خریدار نور افشان بنا کر اس کا پتہ مینیجر کے دفتر میں بھیجدے اور اُن کے نام پر نور افشان کم از کم ایک سال کے لئے جاری کرا دیوے تو ایسے خریدار کو ایک ماہ مفت اخبار دیا جائیگا۔

مینیجر نور افشان

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نور افشان ایمپرس روڈ لاہور کے لئے نیا! رلیس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پرنٹر چھپا۔